۶۰ سال پہلے

ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ دورِ حاضرہ کی عالمگیر بیداری سے قبل خود اہلِ یورپ ہی نے کون سی قابلِ قدر اور قابلِ وقعت تاریخیں لکھی ہیں جنھیں مستند اور قابلِ اعتماد سمجھا جاسکتا ہو اور جن پر صحیح معنی میں تاریخ کا اطلاق ہو سکتا ہو۔ پہلے وہ اپنا کوئی کارنامہ پیش کریں اس کے بعد دوسروں کے منہ آئیں۔

اس زمانے میں یورپ خود جہل کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہاں نہ علم تھا نہ مذہب۔ نہ معقولیت نہ انصاف۔ پادریوں کی نفسانیت و دنیا طلبی و حرص و وجاہت پرستی کا نام مذہب رکھ لیا گیا تھا۔ ان پادریوں کے مسلک کے خلاف کوئی کہتا تھا یا لکھتا تھا تو مرتد قرار پاتا تھا اور دردناک عذاب سے قتل کر دیا جاتا تھا۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ ان پادریوں کے ظلم و نفسانیت کا شکار ہوتے رہتے تھے۔ جو کتابیں پادریوں کے خلاف لکھی جاتی تھیں وہ جلا دی جاتی تھیں۔ نہ آزادیِ خیال کا وجود تھا نہ آزادیِ تقریر کا' نہ آزادیِ تحریر کا۔ ترقی کی راہیں مسدود تھیں۔ جس زمانے میں حق بات کا زبان سے نکالنا ناقابلِ معافی جرم ہو' سچی تاریخ نویسی کا وجود کیوں کر قیاس میں آسکتا ہے؟ اس زمانے میں اس ملک میں بھی خوش عقیدگی یا خوشامد کی بنا پر اکابر قوم کے حالات مبالغہ آمیز نظم یا نثر میں تصنیف کیے جاتے تھے۔ سنہ و تاریخ کا کوئی اندراج نہ ہوتا تھا۔ ان تصنیف شدہ حالات میں بعد میں بھی گم نام مصنفوں کی طرف سے مزید مبالغہ آمیز اضافے ہوتے رہتے تھے۔ اور صدیوں بعد ان ہی ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ سے "تاریخی واقعات" کا استخراج کیا جاتا تھا اور ان پر تاریخی تصانیف و تالیفات کی بنیاد رکھی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اصلی مصنفین کے وجود میں بھی اختلاف ہو جایا کرتا تھا اور بحثیں چھڑ جاتی تھیں کہ مصنف اصلی کا لکھا ہوا حصہ کتنا ہے اور بعد میں اضافے یا تغیرات کیا کیا ہوئے۔

دوسری چیز جس پر اس دَور کے تاریخ نویسوں کا دارومدار رہا ہے سیاحوں کے سفرنامے ہیں مگر ان کا معتبر ہونا بھی یقینی نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں جسے امن و آزادی کا زمانہ کہتے ہیں جب کہ جہاز' دخانی گاڑیاں' ہوائی جہاز' موٹر اور دیگر جدید ساز و سامان کی بدولت سفر اس قدر آسان ہو گیا ہے' جب کہ اجنبی ممالک میں سیاحوں کے ٹھہرنے کے لیے ہوٹلوں کی آسائش اور حالات ملک دریافت کرنے کے لیے نقل و حرکت کی آسانیاں اور لوگوں سے میل جول پیدا کرنے کے لیے بکثرت کلب اور سوسائٹیاں موجود ہیں' یورپ اور امریکہ سے جو سیاح ہمارے ملک میں آتے ہیں وہ ہمارے ملک کے صحیح حالات سے بے خبر رہتے ہیں اور غلط حالات شائع کرتے ہیں۔

(سید ذوقی شاہ 'کتب سماوی پر ایک نظر' جلد ۶' عدد ۲' ص ۸۔۱۷۹' ۱۲ ربیع الاول ۵۲' ۱۳ جون ۱۹۲۵)